Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۱ ذوالقعدہ ۱۳۹۷ھ ۲۵ اخاء ۱۳۵۶ہش ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۴۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ اخاء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر نبی خواہ وہ کسی زمانہ میں گزرا ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ممنونِ احسان ہے

خُدا نے آپ کو وہ کتاب عطا کی جس نے گزشتہ نبیوں کی صداقتیں بھی ہم پر ظاہر کر دیں

"اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ آئے ہوتے اور قرآن شریف جس کی تاثیر ہمارے آئمہ اور اکابر قدیم سے دیکھتے آئے اور آج ہم دیکھ رہے ہیں نازل نہ ہوا ہوتا تو ہمارے لئے یہ امر بڑا ہی مشکل ہوتا کہ جو ہم فقط بائیبل کے دیکھنے سے یقینی طور پر شناخت کر سکتے کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت مسیحؑ اور دوسرے گزشتہ نبی فی الحقیقت اسی پاک اور مقدس جماعت میں سے ہیں جن کو خدا نے اپنے لطفِ خاص سے اپنی رسالت کے لئے چن لیا ہے۔ یہ ہم کو فرقانِ مجید کا احسان ماننا چاہیئے جس نے اپنی روشنی ہر زمانہ میں آپ دکھلائی اور پھر اس کامل روشنی سے گزشتہ نبیوں کی صداقتیں بھی ہم پر ظاہر کر دیں اور یہ احسان نہ فقط ہم پر بلکہ آدم سے لے کر مسیح تک ان تمام نبیوں پر ہے کہ جو قرآن شریف سے پہلے گزر چکے اور ہر یک رسول اس عالی جنابؐ کا ممنونِ منّت ہے جس کو خدا نے وہ کامل اور مقدس کتاب عنایت کی جس کی کامل تاثیروں کی برکت سے سب صداقتیں ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں جن سے ان نبیوں کی نبوّت پر یقین کرنے کا ایک راستہ کھلتا ہے اور ان کی نبوّتیں شکوک اور شبہات سے محفوظ رہتی ہیں۔" (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۶۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

"وجود باجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر یک نبی کے لئے متمم اور مکمل ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۶۳ حاشیہ نمبر ۱)

"مسیح کو جو کچھ بزرگی ملی وہ بوجہ تابعداری حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملی کیونکہ مسیح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی خبر دی گئی اور مسیح آنجناب پر ایمان لایا اور بوجہ اس ایمان کے مسیح نے نجات پائی۔"

(الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۱ء)

"قرآن شریف جو آنحضرتؐ کے اتباع کا مدار علیہ ہے ایک ایسی کتاب ہے جس کی متابعت سے اسی جہان میں آثارِ نجات کے ظاہر ہو جاتے ہیں کیونکہ وہی کتاب ہے کہ جو دونوں طریق ظاہری اور باطنی کے ذریعہ سے نفوسِ ناقصہ کو مرتبۂ تکمیل پہنچاتی ہے اور شکوک و شبہات سے خلاصی بخشتی ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۹۸)

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کا افتتاح

پروگرام کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۸ اخاء/اکتوبر بعد نماز جمعہ بوقت ساڑھے تین بجے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے بیسویں سالانہ اجتماع کا دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے لان میں افتتاح فرمائیں گے، انشاء اللہ العزیز۔ تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر حضور کے ارشادات سے مستفیض ہوں۔

(قائمقام قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

آئندہ ملاقات صرف جمعرات کے روز ہوا کرے گی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہفتہ میں صرف ایک دن یعنی جمعرات کے روز ہوا کرے گی اب اتوار کو ملاقات نہیں ہوگی۔ احباب نوٹ فرما لیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سعید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۵ر اخاء ۱۳۵۶ھش
۲۵ر اکتوبر ۱۹۷۷ء

رُوحانی حیات سے مالامال ہونے کا انمول موقع

اسلام میں اجتماعیت پر بہت زور دیا گیا ہے اور مومنوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ جب بھی اجتماعی عبادات اور ذکرِ الٰہی کی غرض سے تمہیں بُلایا جائے تو فوراً آ جمع ہوا کرو۔ اِس کے دو فائدے بیان کئے گئے ہیں ایک تو یہ کہ تمہارا لبّیک کہتے ہوئے آ جمع ہونا اس امر کی ایک بیّن علامت ہوگا کہ تم روحانی طور پر زندہ ہو دوسرے یہ کہ اجتماعی عبادات اور اجتماعی ذکرِ الٰہی کے نتیجہ میں تمہیں ایک نئی رُوحانی حیات نصیب ہوگی اور تم وہاں سے ایک نئی زندگی لے کر واپس لوٹو گے، اور اِس طرح اپنے اپنے مقام پر پہلے سے بڑھ کر مستعدی اور عزم و تعہّد کے ساتھ عبادات بجا لاؤ گے اور ذکرِ الٰہی میں مصروف رہ کر اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور رحمتوں کو جذب کرنے والے بنے رہو گے۔

جہاں تک اجتماعات میں شرکت کے رُوحانی حیات کی ایک بیّن علامت ہونے کا تعلق ہے اسے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ایک نہایت ہی لطیف مثال کے ذریعہ واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ جب حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دریافت کیا کہ اے خدا! تو ان لوگوں کو جو رُوحانی طور پر مُردہ ہو چکے ہوں دوبارہ کس طرح روحانی حیات سے مالامال کرتا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو چار پرندے لے، انہیں سدھا اور پھر انہیں چاروں سمتوں میں چار پہاڑوں پر چھوڑ دے۔ پھر تو درمیان میں کھڑا ہو کر انہیں آواز دے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ يَأْتِينَكَ سَعْيًا (البقرہ آیت ۲۶۱) وہ تیری طرف تیزی سے دوڑتے چلے آئیں گے۔ یعنی اسی طرح جب تو اپنے متبعین کی اصلاح کر کے اُنہیں چاروں اطراف میں پھیلا دے گا اور پھر اُنہیں خدا تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے کے لئے آ جمع ہونے کے لئے بُلائے گا تو وہ تیرے پاس دوڑے چلے آئیں گے اور اُن کا تیری آواز پر لبّیک کہتے ہوئے دوڑے چلے آنا اِس بات کا ایک زندہ ثبوت ہوگا کہ وہ بحمد اللہ تعالیٰ روحانی طور پر زندہ ہیں۔

اسی طرح اجتماعات میں شرکت کے نتیجہ میں جہاں ایک نئی روحانی زندگی سے ہمکنار ہونے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اِس کا ذکر اجتماعات میں شرکت کے ایک واضح حکم کی علّتِ غائی کے طور پر کیا ہے۔ چنانچہ وہ حکم یہ ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ (الانفال آیت ۲۵)

یعنی اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ اور رسولؐ کی پکار کو قبول کرتے ہوئے اس پر لبّیک کہو جبکہ وہ تمہیں بُلاتا ہی اِس لئے ہے کہ وہ تمہیں ایک نئی زندگی عطا کرے۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ دینی اجتماعات (جو اللہ اور رسولؐ کے نام پر عبادات اور ذکرِ الٰہی کی غرض سے منعقد کئے جاتے ہیں) میں شرکت کے دو عظیم الشان فائدے شرکت کرنے والوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ اُن کا اجتماع میں شرکت کے لئے آنا اس امر کی ایک بیّن علامت ہوتا ہے کہ وہ رُوحانی طور پر زندہ ہیں۔ دوم یہ کہ اجتماع میں شرکت کے نتیجہ میں وہ پہلے سے بھی بڑھ کر ایک نئی رُوحانی حیات سے ہمکنار کئے جاتے ہیں۔

(باقی ص۵ پر)

فضائلِ قرآن

تضمین بر کلامِ بلاغت نظام حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام

کبھی موسیٰ پہ بنا اور کبھی عیسیٰ نکلا ٭ اپنی ہر شان میں یہ برتر و اعلیٰ نکلا
حُسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا نکلا ٭ نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

اُن کو بگڑے ہوئے ماحول کا احساس نہ تھا ٭ نام لیوا تھے جو اُس کے وہ بنے بے پروا
لات و عُزّیٰ تھے زبانوں پہ نہ تھا نامِ خدا ٭ حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا

رشکِ آئینۂ اسکندر و جامِ جم ہے ٭ جو دلیل اِس میں بیاں کی گئی مستحکم ہے
جتنی تعریف کریں اس کی نہایت کم ہے ٭ یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالَم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیّا نکلا

ہم نے تورات کی انجیل کی شانیں دیکھیں ٭ عربی اور عجمی ساری زبانیں دیکھیں
لعل و یاقوت و زمرّد کی بھی کانیں دیکھیں ٭ سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

نظر آئی نہ کوئی کون و مکاں میں تشبیہ ٭ نہ زمیں میں کوئی ممکن نہ زماں میں تشبیہ
کسی انساں کے نہیں وہم و گماں میں تشبیہ ٭ کس سے اُس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

بخدا اس کی فصاحت پہ جہاں ہے قرباں ٭ ہو گیا اس کی بلاغت سے زمانہ حیراں
خوبیاں اس میں نظر آئیں ہمیں بے پایاں ٭ پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

شمعِ قندیلِ حرم ہو کہ چراغِ سرِ طور ٭ ہو اگر نورِ بصیرت تو نہیں کچھ مستور
دل سے نزدیک اگر ہے تو نہیں آنکھ سے دور ٭ ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیّرِ بیضا نکلا

ان کی کچھ قدر نہ ہوگی نگہِ مولا میں ٭ کون پُوچھے گا انہیں بارگہِ آقا میں
مستحق ہوں گے نہ انعام کے یہ عقبیٰ میں ٭ زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اس دُنیا میں
جن کا اس نور کے ہوتے بھی دلِ اعمیٰ نکلا

غازیٔ قول ہیں کب سُوئے عمل جاتے ہیں ٭ کینہ و بغض میں یہ حد سے نکل جاتے ہیں
کس قدر جلد یہ انسان بدل جاتے ہیں ٭ جلنے سے آگے ہی یہ لوگ تو جل جاتے ہیں
جن کی ہر بات فقط جھوٹ کا پُتلا نکلا

سلیم شاہجہانپوری از نوابشاہ

کاسرِ صلیبؑ کی برکت سے رونما ہونے والا شاندار انقلاب

صلیبی نشان کے خلاف امریکی عیسائیوں کی آواز

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد - ربوہ

انیسویں صدی عیسوی کے آخر میں صلیبی نشان کی عظمت و تقدس کا سکہ پوری عیسائی دنیا پر چل رہا تھا اور امریکہ کے مشہور عیسائی راہنما جان ہنری بیروز (JOHN HENRY BARROWS) عیسائیت کی فتوحات کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ فخریہ اعلان کر چکے تھے کہ قاہرہ، دمشق اور تہران کے شہروں پر ہی نہیں۔ خانہ کعبہ پر بھی صلیب کا جھنڈا لہرائے گا۔

اسی طرح پادری ریورنڈ عماد الدین نے اپنے "خطاب تنکا گو" میں (جو ۱۸۹۳ء میں نیشنل پریس امرتسر میں چھپا اور پھر انگریزی میں ترجمہ ہو کر یورپ وامریکہ میں شائع کی گئی) ہندوستان کے بعض ان مسلمان علماء و رؤسا کی فہرست شائع کی جو اس وقت تک حلقہ بگوشِ عیسائیت ہو گئے تھے۔ نیز اعلان کیا کہ محمدی وغیرہ اس قدر شکست خوردہ ہیں کہ قیامت تک سر نہ اٹھا سکیں گے (صفحہ ۲)

عین اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام مطلع عالم پر ظاہر ہوئے اور اپنے دعویٰ مسیحیت کی پہلی کتاب فتح اسلام میں پیشگوئی فرمائی:۔

"میں صلیب کے توڑنے اور خنزیروں کے قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ میں آسمان سے اترا ہوں۔ ان پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے۔ جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کے پورا کرنے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کریگا بلکہ کر رہا ہے اور اگر میں چپ بھی رہوں اور میری قلم لکھنے سے رکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے۔ اور ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں جو صلیب توڑنے اور مخلوق پرستی کی ہیکل کچلنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔ شاید کوئی بے خبر اس حیرت میں پڑے کہ فرشتوں کا اترنا کیا معنی رکھتا ہے۔ سو واضح ہو کہ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی رسولؑ یا نبی یا محدث اصلاح خلق اللہ کے لئے آسمان سے اترتا ہے تو ضرور اس کے ساتھ اور اس کے ہمرکاب ایسے فرشتے اترا کرتے ہیں کہ جو مستعد دلوں میں ہدایت ڈالتے ہیں اور نیکی کی رغبت دلاتے ہیں اور برابر اترتے رہتے ہیں۔ جب تک کفر و ضلالت دور ہو کر ایمان اور راستبازی کی صبح صادق نمودار ہو"

(فتح اسلام صفحہ ۱۷ حاشیہ)

نیز فرمایا:۔

"غرض اس زمانہ میں جو کچھ نیکی کی طرف حرکتیں ہوتی ہیں اور راستی کے قبول کرنے کے لئے جوش پیدا ہوتے ہیں خواہ وہ جوش ایشیائی لوگوں میں پیدا ہوں یا یورپ کے باشندوں یا امریکہ کے رہنے والوں میں درحقیقت انہیں فرشتوں کی تحریک سے جو اس خلیفۃ اللہ کے ساتھ اترتے ہیں ظہور پذیر ہوتے ہیں یہ الٰہی قانون ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے اور بہت صاف اور سریع الفہم ہے اور تمہارا کا اور تمہاری بدقسمتی ہے اگر تم اس پر غور نہ کرو۔ چونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے۔ وہ وقت دور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے"

(فتح اسلام صفحہ ۲۱ حاشیہ)

اس عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور ہمیں بہت سے خارق عادت اور عظیم الشان طریق سے ہوتا دکھائی دیتا ہے مثلاً حضرت مسیحؑ کا صلیبی موت سے محفوظ رہنے کے بعد کشمیر میں دفن کئے جانے کا حیرت انگیز انکشاف جس پر مغربی دنیا کی جدید تحقیق نے صداقت کی ابدی مہر لگا دی ہے۔ یورپ و امریکہ میں احمدیہ مسلم مشنوں کے ذریعہ متعدد پروٹسٹنٹ اور کیتھولک عیسائیوں کا مسلمان ہو کر علم عمل اور قربانیوں کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں دیوانہ وار حصہ لینا، مغربی مفکرین کے افکار و خیالات میں اسلام کے حق میں بدلتے ہوئے رجحانات اور اسلام سے بڑھتی ہوئی دلچسپی اور اس کے برعکس گرجوں کا بے آباد بلکہ فروخت ہونا اور نئی نسل کا اپنے مذہب سے کھلا انحراف وغیرہ وغیرہ۔

اس نوع کے متعدد پہلوؤں کے علاوہ یورپ و امریکہ پر آسمانی فرشتوں کا نزول اس شکل میں بھی ہو رہا ہے کہ تثلیث کے دلوں سے خود صلیبی نشان ہی کے خلاف زبردست تحریک اٹھنی شروع ہو گئی ہے اور عیسائیت کے اونچے مذہبی حلقے نہ صرف یہ کہ اسے غیر مسیحی علامت قرار دینے لگے ہیں بلکہ اس سے نفرت و حقارت کے اظہار کی باقاعدہ ایک مہم جاری ہے۔

یہ تحریک نیویارک (امریکہ) کی واچ ٹاور بائیبل اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی (WATCH TOWER BIBLE & TRACT SOCIETY) کی طرف سے اٹھائی گئی ہے اور اس کا کھلا اور واضح پراپیگنڈا رسالہ "سچائی جو باعث ابدی زندگی ہے" کے ذریعہ کیا جا رہا ہے۔ یہ رسالہ ۱۹۶۸ء میں پہلی بار انگریزی میں ۱۹۷۲ء میں اردو میں شائع ہوا اور ۷۰ زبانوں میں چالیس لاکھ کی تعداد میں چھپ چکا ہے۔

اس رسالہ کے اردو ایڈیشن (مطبوعہ امریکہ) کے صفحہ ۱۴۲ تا ۱۴۲ میں زیر عنوان "صلیب (کراس) کا استعمال" لکھا ہے۔

"گرجا جانے والے کئی لوگ صلیب کو پہنتے ہیں یا گھروں میں مصلوب یسوع کی تصویر رکھتے ہیں اور کئی عبادت خانوں کے اندر صلیبیں پائی جاتی ہیں لیکن کیا آپ کو معلوم تھا کہ صلیب واقعی غیر قوم اصل سے ہے؟ حقائق روشن کرتے ہیں کہ پیشتر اس کے کہ صلیب مسیحیت کی خاص علامت ہوتی، یہ مسیح کی پیدائش سے صدیوں پہلے استعمال ہوتی تھی۔ یہ بات دی کیتھولک انسائیکلوپیڈیا (۱۹۰۸ کا ایڈیشن جلد ۱۷ صفحہ ۵۱۸) نے تسلیم کی ہے:۔

"مسیحیت کے ظہور میں صلیب کا نشان جو اس کی سادہ شکل میں دو لائنوں کے زاویہ کو زاویہ قائمہ پر کاٹ کر پیش کیا گیا وہ دونوں مشرق اور مغرب میں نہایت پرانے زمانے کا ہے یہ پیچھے انسانی تہذیب کے نہایت دور افتادہ دور میں ملتا ہے"

صلیب کے غیر قومی مذہبی آغاز کو ظاہر کرتے ہوئے پادری ڈبلیو ڈی کلن کی کتاب (۱۸۹۵ء کا ایڈیشن صفحہ ۳۱۶) "دی ایشنٹ چرچ" یہ بیان کرتی ہے:۔

"نہایت دور افتادہ عہد قدیم سے مصر اور قدیم شام میں کراس کا انتہائی ادب ہوتا تھا۔ مشرق میں بدھ مت والے اس کی یکساں عزت اور تعظیم کرتے تھے...... ہمارے دور کے آغاز کے قریب غیر قوم لوگ اپنی متبرک مذہبی رسوم مناتے وقت ماتھے پر صلیب کا نشان بنانے کے عادی تھے۔"

بابلی مذہب کے ساتھ اس کے رشتہ کو مزید روشنی کرتے ہوئے ڈبلیو ای وائین، این ایکسپوزیٹری ڈکشنری آف نیو ٹسٹامنٹ ورڈز (جلد اول صفحہ ۲۵۶) میں بتاتا ہے کہ صلیب کی "ابتدا قدیم کلدان (بابل) میں ہوئی اور یہ معبود تموز کی علامت میں استعمال ہوتی تھی (کیونکہ یہ رمزی TAU یا T شکل کی تھی جو اس کے نام کا ابتدائی حرف تھا)"

لیکن کیا یسوع دو شہتیروں کی کراس پر مارا نہیں گیا؟ بائیبل ظاہر کرتی ہے کہ نہیں۔ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ بائیبل کے دونوں ترجموں میں اعمال ۵: ۳۰ اور ۱۰: ۳۹ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ یسوع "درخت" یا لکڑی پر مرا تھا۔ یہاں لفظ "درخت" یا لکڑی یونانی لفظ XULON یا XYLON کا ترجمہ ہے۔ اس لفظ اور ایک دوسرے لفظ سٹاروس STAUROS جس کا ترجمہ کچھ ترجموں میں "کراس" کیا گیا ان کی بابت دی کمپینین بائیبل اپنے ضمیموں میں صفحہ ۱۸۶ پر یہ بیان کرتی ہے

"ہومر (قدیم یونانی شاعر) لفظ سٹاروس کا ایک عام شہتیر یا درخت یا لکڑی کے ایک ٹکڑے کے معنی میں استعمال کرتا ہے اور یونانی ادبیات کے اندر اس کا یہی مطلب رہا اور استعمال رہا ہے اس کا مطلب دو لکڑیوں کو ایک دوسرے کے اوپر کسی بھی زاویہ پر رکھی ہوئی کبھی نہیں ہے نہیں بلکہ اس کا مطلب ہمیشہ ایک ہی ٹکڑے سے رہا ہے۔ لہٰذا ہمارے خداوند کی موت کے طریقہ کے سلسلہ میں لفظ زیلون XULON یا XYLON (معنی لکڑی یا شہتیر) استعمال ہوا ہے ...... اس طرح سے یہ کافی شہادت ہے کہ خداوند کو ایک سیدھے شہتیر یا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخت پر چڑھا کر مارا گیا نہ کہ لکڑی کے دو ٹکڑوں کے اوپر کسی بھی زاویہ پر رکھی ہوئی کسی چیز پر۔"

یہ ظاہر کرتے ہوئے ابتدائی مسیحیوں کے نزد صلیب کا استعمال کیسے اور کب شروع ہوا ڈبلیو۔ ای۔ وائن اپنی کتاب میں یہ بیان کرتا ہے:۔

"سن عیسوی کی تیسری صدی کے وسط تک کلیسیائیں مسیحی ایمان کے کئی عقیدوں سے یا تو پھر گئیں یا (بگاڑ کر) ان کی نقل کی۔ برگشتہ کلیسیائی نظام کے اثر کو بڑھانے کے لئے غیر قوم لوگوں کو ایمان کے وسیلہ سے ان کی اصلاح کے بغیر ہی کلیسیاؤں کے اندر قبول کر لیا گیا اور ان کو زیادہ تر اپنے نشانوں اور علامتوں کو برقرار رہنے دیا۔ لہٰذا Tau یا T کے آڑے ٹکڑے کو نیچے کر کے اُسے مسیح کی صلیب کی جگہ قبول کر لیا۔" (جلد ۱ کا صفحہ ۲۵۶)

یہ طبعی بات نہیں کہ جس ہتھیار سے پیارے کسی عزیز کو قتل کیا گیا ہے۔ اسے پیارا اور قابل احترام سمجھا جائے۔ کون یہ سوچے گا کہ اس پستول کو بوسہ دے یا گلے میں لٹکائے پھرے جس سے ایک عزیز ہلاک کیا گیا ہے؟ اس صورت میں اور پھر جب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ صلیب غیر قومی نشان ہے جو لوگ اس خیال سے اسے پہنے ہوئے ہیں یا گھروں میں مصلوب مسیح کی تصویریں رکھتے ہیں کہ اس سے خدا اور اس کے بیٹے یسوع مسیح کو عزت ملتی ہے انہیں ایک اہم فیصلہ درپیش ہے کیا وہ ان کو استعمال کرتے رہیں گے؟"

کاسر صلیب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے سچ فرمایا تھا کہ:۔

"صلیب بھی خطا کار ہے کہ وہ اول یسوع پر غالب آئی اور اس کو اپنا پرستار بنایا اس واسطے صلیب بھی اس قابل ہے کہ توڑی جاوے۔" (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۶۷)

اے رب محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) تمام دنیا کو صلیب پرستی سے نجات دے اور ساری دنیا کو اسی طرح اپنے موحد بندوں سے بھر دے جس طرح سمندر پانی سے بھرے ہوتے ہیں اور اپنے پیارے مسیح محمدی کی یہ دعا جلد قبول فرما کہ:۔

"یا رب ارنی یوم کسر صلیبھم
یا رب سلطنی علی جدرانھم"

اے میرے رب مجھے یہ نظارہ دکھا دے کہ صلیب پارہ پارہ ہو چکی ہے اے میرے رب صلیب پرستوں کی دیواروں پر مجھ کو مسلط کر دے آمین ثم آمین!!

وقف عارضی

مکرم غلام رسول صاحب، دارالحمد: لاہور

اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:۔

"وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ"

تم میں سے ایک ایسا گروہ ہونا چاہیئے جو بھلائی کی طرف دعوت دیتا ہے اور معروف یعنی اچھے کاموں کی تلقین کرے اور نامناسب اشغال سے منع کرتا رہے۔

یہ حکم ہر اُس شخص کے لئے ہے جو اپنے آپ کو امت مسلمہ میں سمجھتا ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں حسب استطاعت حصہ لے۔

اس ارشاد الٰہی کی وضاحت میں داعی اعظم حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مروی ہے

"الدال علی الخیر کفاعلہ"

کہ اچھے کام کی تلقین کرنے والا خود وہ نیکی کرنے والوں میں شمار ہوتا ہے کیونکہ وہ دوسرے کو بھی تلقین کرے گا۔ جب خود اس پر عامل ہوگا ورنہ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کے مطابق اس کی تلقین بے اثر رہ جائے گی۔ اس حکم کی تعمیل موجودہ زمانہ کے داعی الی اللہ حضرت مسیح موعود نے اپنی مختلف کتب و دیگر ارشادات کے ذریعہ یوں فرمائی ہے کہ ان کی آواز پر لبیک کہنے والے خدمت دین اسلام میں مال، جان اور اوقات میں سے حسب ضرورت و مطابق مطالبہ نظام ایک حصہ ضرور وقف کرتے رہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور باربرداری اور سچی غم خواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جائے۔ دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دکھ اٹھاویں اور دوسروں کی راحت کے لئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں۔"

پھر اسی سلسلہ میں ایک اور موقعہ پر واقفین میں ضروری صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ اب دیر کی جائے۔ چاہیئے کہ ایسے آدمی منتخب ہوں جو تلخ زندگی کو گوارا کرنے کے لئے تیار ہوں اور ان کو باہر مختلف جگہوں میں بھیجا جائے۔ بشرطیکہ ان کی اخلاقی حالت اچھی ہو۔ تقویٰ اور طہارت میں نمونہ بننے کے لائق ہوں۔ مستقل۔ راست اقدام اور بردبار ہوں اور ساتھ ہی قانع بھی ہوں اور حقیقی ہوں کیونکہ متقی میں ایک قوت جذب ہوتی ہے۔ وہ آپ جاذب ہوتا ہے اکیلا رہتا ہی نہیں۔"

اور حضور یہ بھی فرماتے ہیں:۔

"اگر انسان اللہ تعالیٰ کے لئے زندگی وقف نہ کرے اور اس کی مخلوق کے لئے نفع رساں نہ ہو تو یہ ایک بیکار اور نکمی ہستی ہو جاتی ہے۔ جب یہ اشرف المخلوقات ہو کر اپنی نوع انسانی کے کام نہیں آتا تو پھر بدترین مخلوق ہو جاتا ہے۔"

ذرا غور کریں کہ یہ کس قدر مقام خوف ہے۔ اگر مقصد حیات ہی بھول جائے تو وہ زندگی کس کام کی؟ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسی بیکار اور نکمی زندگی سے بچائے رکھے۔ اور یہ تبھی ہوگا جب ہم ایک نفع رساں وجود بننے کی طرف توجہ کریں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات اس ضمن میں ملاحظہ ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:

"حقیقت یہ ہے کہ دینی جماعتوں اور دینی کاموں کو چلانے کے لئے وقف کی ضرورت ہوتی ہے اس کے بغیر دینی جماعتیں کبھی زندہ نہیں رہ سکتیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کہ تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے کہ جس کا کام صرف قومی کام کرنا ہو۔ بغیر وقف کے دین کا کام مشکل ہے جس جماعت میں وقف کا سلسلہ نہ ہو وہ اپنا کام کبھی مستقل طور پر جاری نہیں رکھ سکتی۔"

(الفضل۔ مارچ ۱۹۶۶ء)

پھر ایک اور موقعہ پر وقف کی تحریک کرتے ہوئے تنبیہ بھی کر دی کہ اس سلسلہ میں سستی اور غفلت نقصان دہ ہوگی اور ہر کسی کو اس تحریک میں لازماً حصہ لینا ہوگا۔ حضور فرماتے ہیں:

"جماعت میں یہ روح ہونی چاہیئے کہ جس طرح وہ مالی قربانی کرتی ہے اسی طرح جسمانی قربانی میں بھی حصہ لے۔ استثنائی صورتوں کے علاوہ باقی جس قدر ملازم، تاجر پیشہ اور جنہیں چھٹیاں مل سکتی ہیں۔ میں ان سب کو تحریک کرتا ہوں کہ ایک ماہ یا تین ماہ جتنا عرصہ کوئی دے سکے۔ تبلیغ کے لئے دیں یہ بھی نفلی نیکی ہے اور میں اس کے لئے بھی کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ لیکن یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر جماعت نے اس پر عمل نہ کیا تو اس کے نتائج نہایت خطرناک نکلیں گے۔ جماعت کی ترقی کے لئے یہ چیز نہایت ضروری ہے۔ ہر فرد بشر کو آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں ایک نظام کے تحت اس میں لازمی حصہ لینا پڑے گا۔"

اب بتائیں کیا آپ اس کا انتظار کریں گے جب اس تحریک میں حصہ لینا آپ پر فرض ہو جائیگا؟ اس وقت یہ عمل قربانی نہیں کہلا سکے گا اور اس کی اتنی قدر نہ ہوگی جتنی اب ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قرب الٰہی کے حصول کے لئے نوافل کی ادائیگی ہی ممد و معاون ہوا کرتی ہے۔ اب میں آپ کو ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے گراں قدر ارشادات جو آپ نے اس ربانی تحریک کے سلسلہ میں وقتاً فوقتاً فرماتے ہیں سے بھی آگاہ کرنا مناسب خیال کرتا ہوں۔ ایک تقریر کے دوران حضور فرماتے ہیں:۔

"تیسری بات جس کی طرف میں احباب جماعت عہدہ داران جماعت اور خصوصاً امراء اضلاع کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے وقف عارضی کے متعلق جماعت میں تحریک کی تھی امراء اضلاع کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ امراء اضلاع جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں تا زیادہ سے زیادہ احمدی اس مقصد (وقف عارضی) کے پیش نظر خدمت اسلام کے لئے اپنے وقت کا تھوڑا اور حقیر حصہ پیش کریں۔"

ایک اور موقع پر حضور فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہت سی نعمتیں جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں تمہاری زندگی کے لمحات بھی ہیں۔ عمر بھی ہے جب ہماری طرف سے اپنی عمر اور وقت کا کچھ حصہ قربانی کے لئے تمہیں آواز دی جائے تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس آزمائش میں بھی پورے اترو تا ہمارے فضلوں کے وارث ٹھہرو۔"

حضور نے اس تحریک میں حصہ لینے والوں کی تعداد پانچ ہزار کا مطالبہ کیا اور فرمایا اس تعداد کو پورا کرنے کے لئے ممکن ہے تحریک کو طوعی کی بجائے جبری کرنا پڑے اور کہ جس طرح احباب اپنی مالی آمد کا ۱/۱۶ یا ۱/۱۰ لازمی چندہ ادا کرتے ہیں اسی طرح اپنے اوقات میں سے بھی ہر سال ۱۵ یوم یا زیادہ عرصہ وقف عارضی میں دیں۔

وقف زندگی کی اہمیت اور ضرورت کے سلسلہ میں قرآن کریم کے احکامات اور ان کی روشنی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور موجودہ زمانے کے امام مہدی اور ان کے خلفاء کے فرمودات پیش کئے گئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع پر آنیوالی بہنوں کے لئے ضروری اطلاع

اِس سال لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع (منعقدہ ۴-۵-۶ر نومبر) پر آنے والی خواتین کے قیام کا انتظام نئے تعمیر شدہ مہمان خانہ میں کیا گیا ہے جو دار الضیافت کے عقب میں تعمیر ہوا ہے۔ آنے والی بہنیں جو لجنہ اماء اللہ کے زیرِ انتظام قیام کریں وہ وہاں آکر ٹھہریں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

قائدین خدام الاحمدیہ اپنی مجلس اطفال کی مکمل فہرست جلد مرکز کو بھجوائیں یا سالانہ اجتماع پر ساتھ لائیں۔ شکریہ!

(سیکرٹری تجنید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

چندہ مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر کے لئے مندرجہ ذیل اضلاع کے ذمہ رقوم لگائی گئی تھیں:-

لاہور، شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ جہلم۔ کیمبلپور۔ ملتان۔ ساہیوال۔ فیصل آباد۔ ڈیرہ غازیخان۔ جھنگ۔ ہزارہ۔ سکھر۔ جیکب آباد۔ لاڑکانہ۔ خیرپور۔ نواب شاہ۔ حیدر آباد۔ دادو۔ بدین۔ سانگھڑ۔ تھرپارکر اور کراچی۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ "وَسِّعْ مَکَانَکَ" کے الٰہی ارشاد کی تعمیل کے لئے جاری کردہ اِس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور جلسہ سالانہ کے قریب کے پیشِ نظر حتی الوسع نقد ادائیگی فرمائیں۔

تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام امانت تعمیر مہمانخانہ جلسہ سالانہ کھاتہ $\frac{۹۸۵۵}{۲۷-۲۱۸}$ میں جمع کرنے کے لئے بھجوائی جائیں اور اس کی اطلاع افسر جلسہ سالانہ ربوہ کو بھجوائی جائے۔ (افسر جلسہ سالانہ)

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران جماعت کا فرض

فریضہ زکوٰۃ اسلام کا وہ اہم رُکن ہے جس کے بغیر ایک مسلمان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ قرآن پاک میں جہاں بھی اقیموا الصلوٰۃ کا حکم آیا ہے وہاں ساتھ ہی اٰتوا الزکوٰۃ کا ارشاد بھی صادر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدی احباب کی غالب اکثریت اسلام کے اِس حکم پر عمل پیرا ہے اور بہت سے دوست بغیر کسی تحریک کے اپنی واجب الادا زکوٰۃ باقاعدگی کے ساتھ ادا فرما رہے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

لیکن جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے جماعت میں ایسے کئی احباب موجود ہیں جن پر زکوٰۃ واجب ہے مگر ادا نہیں کر رہے۔ ممکن ہے مسائل کی لاعلمی کے باعث ان سے سُستی ہو جاتی ہو۔

لہٰذا عہدیداران جماعت سے التماس ہے کہ گاہے گاہے فریضہ زکوٰۃ کی تحریک فرماتے رہا کریں اور جن احباب کے متعلق علم ہو کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہے انہیں اس طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائیں اور ان سے زکوٰۃ وصول کروانے کا انتظام فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت دے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اداریہ (بقیہ صہ ۲)

اِس سے دینی اجتماعات میں شرکت کی اہمیت و عظمت ظاہر و باہر ہے۔

جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے امسال انصار اللہ کا تربیتی اجتماع ۲۸-۲۹-۳۰ر اکتوبر کو اور خدام الاحمدیہ کا سالانہ تربیتی اجتماع ۴-۵-۶ر نومبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اِس طرح انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کو پھر ایک انمول موقع میسّر آ رہا ہے کہ وہ اپنے ان اجتماعات میں شریک ہو کر اپنے تین دن اور راتیں اللہ اور رسول کی باتیں سُننے، ذکر الٰہی میں مصروف رہنے اور اجتماعی طور پر عبادات بجا لانے میں بسر کر کے اپنی روحانی حیات کا ثبوت دیں اور پھر یہاں ایک نئی رُوحانی حیات سے مالا مال ہوں۔

ہمیں یقین واثق ہے اور ہمارا سالہا سال کا تجربہ اِس پر گواہ ہے کہ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ جنہیں اجتماعی عبادات اور ذکر الٰہی کا خاص ذوق و دیعت کیا گیا ہے اپنے ان روحانی اجتماعوں میں شرکت کے لئے ملک کے کونہ کونہ سے دیوانہ وار کھنچے چلے آئیں گے، پہلے سے کہیں بڑھ کر تعداد میں آئیں گے اور اِس طرح آشکار کر دکھائیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضلِ خاص کے ماتحت روحانی طور پر زندہ ہیں اور پہلے سے بھی بڑھ کر درخشاں رُوحانی حیات سے ہمکنار ہونے اور سال بہ سال ہوتے چلے جانے کی تڑپ سے مالا مال ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اِس تڑپ کو فزوں سے فزوں تر کرتا اور انہیں اس کا پہلے سے بڑھ کر شاندار عملی مظاہرہ کرنے کی توفیق عطا کرتا چلا جائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

قرآن پاک کا ایک پارہ حفظ کرنے کی مبارک تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کی تعمیل میں قرآن مجید کا ایک ایک پارہ حفظ کرنے کی تحریک کی گئی تھی۔ الحمد للہ اِس پر احباب نے عمل شروع کر دیا ہے۔ بعض احباب نے دریافت کیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کس قدر مدت ایک پارہ حفظ کرنے کے لئے مقرر فرمائی ہے۔

احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک ماہ سے تین ماہ تک کی مدت اِس غرض کے لئے مقرر فرمائی ہے نیز حضور نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ پہلا گروپ جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء تک بہرحال تیار ہو جانا چاہیئے۔ نظارت ہذا اِس بات کی کوشش کرے گی کہ اِس مقررہ وقت میں جن عزیز دوستوں، نوجوانوں اور بڑوں اور چھوٹوں نے قرآن کریم کا پارہ حفظ کیا ہوگا جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ان کی خصوصی ملاقات کا انتظام کیا جائے گا اور دعا کی درخواست کی جائے گی (انشاء اللہ)۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

تاریخی مقالہ

محترم عبد الرحمن شاکر صاحب مورخہ ۲۶ر اکتوبر بروز منگل ۴½ بجے شام جامعہ ہال میں ایک معلوماتی تاریخی مقالہ پیش فرمائیں گے۔ احباب سے استفادہ فرمانے کی درخواست ہے۔ (جنرل سیکرٹری طلباء ربانی جامعہ احمدیہ)

درخواست دُعا

مکرمہ استانی صابرہ رحمٰن صاحبہ ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول کی آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپریشن کامیاب فرمائے اور آنکھ کو بینائی عطا فرمائے۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع خدام و اطفال ۴-۵-۶ر نومبر میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔ (معتمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خود بھی قرآن کریم پڑھو اور اس پر عمل کرو اور دوسروں کو بھی سناؤ اور ان سے عمل کراؤ

دُنیا کا کوئی فرد ایسا نہیں جسے قرآن نے مخاطب نہیں کیا ہمیں بھی دُنیا کے ہر فرد تک اسے پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر کبیر میں تحریر فرماتے ہیں :-

"قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایک دوسرے مقام پر بھی فرماتا ہے کہ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا یعنی اے مسلمانو! تم اِس قرآن کے ذریعہ دشمنوں سے جہاد کرو کہ یہی جہادِ کبیر ہے۔ پس بڑا جہاد وہی ہے جو قرآن کریم کے ذریعہ سے کیا جائے اور تبلیغِ اسلام پر زور دیا جائے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتابوں میں قرآن کریم کو پیش کرکے اسلام کی فضیلت اور اس کی برتری ثابت کی ہے۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کو توجہ دلائی ہے کہ تم قرآن کریم ہاتھ میں لو اور دُنیا میں نکل جاؤ اور خود بھی قرآن پڑھو اور اُس پر عمل کرو اور دوسروں کو بھی قرآن سُناؤ اور اُن سے عمل کرواؤ اور پھر جو لوگ اسلام کی خوبیوں سے روشناس نہیں اُن کو بھی قرآن کریم کے ذریعہ اسلامی انوار اور برکات سے آگاہ کرو اور کوشش کرو کہ دُنیا میں ہر جگہ قرآن کی حکومت ہو اسلام کی حکومت ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت ہو۔

مَیں سمجھتا ہوں مسلمانوں کے لئے یہ بھی ایک بہت بڑا امتحان تھا کہ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا تا کہ اللہ تعالیٰ یہ دیکھے کہ وہ اسے ہر جگہ پہنچاتے ہیں یا نہیں پہنچاتے لیکن بدقسمتی سے خود مسلمانوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرنا کفر ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں انہوں نے یہ کہا کہ ہر جگہ قرآن کریم کا پہنچانا کفر ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ہمیں سمجھ دی کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرنا کفر نہیں بلکہ ضروری ہے اور اگر قرآن کریم کا ترجمہ نہیں کیا جائے گا تو لوگ کس طرح سمجھیں گے کہ خدا تعالیٰ نے اُن سے کیا کہا ہے۔ دُنیا میں اِس وقت تیرہ سَو زبانیں بولی جاتی ہیں اور تیرہ سَو زبانوں میں ہی قرآن کریم کا ترجمہ ہونا ضروری ہے کیونکہ قرآن کریم تمام انسانوں کے لئے نازل ہُوا ہے اور دُنیا کا کوئی فرد ایسا نہیں جسے قرآن کریم مخاطب نہیں کرتا۔ پس دُنیا کا کوئی فرد ایسا نہیں ہونا چاہیئے جس کی زبان میں ہم اس کا ترجمہ نہ کر دیں تا کہ کوئی فرد یہ نہ کہہ سکے کہ اے اللہ! تُو نے مجھے فلاں زبان بولنے والے لوگوں میں پیدا کیا تھا اور قرآن کریم تو عربی زبان میں ہے پھر مَیں قرآن کریم کس سے سیکھتا؟

وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ قرآن کریم کے پڑھنے اور پڑھانے اور سُننے اور سُنانے اور قرآن کریم کے ذریعہ تمام دُنیا کو ہدایت اور راستی کی راہوں کی طرف بلانے کی نصیحت کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف قرآن کریم سُنانا بھی کافی نہیں۔ اس کے علاوہ اِس امر کی بھی ضرورت ہے کہ تُو خود اُن کے لئے نمونہ بنے اور اُن کے لئے دعائیں کرتا رہے۔ پس تُو نمازِ باجماعت کو دُنیا میں قائم کر اور نماز میں تمام مومنوں اور غیر مومنوں کے لئے دعائیں کیا کر کہ اللہ تعالیٰ اُن کی آنکھیں کھولے!"

(تفسیر کبیر سورہ النمل تا العنکبوت ص ۳۳۱، ص ۳۳۲)

درخواستِ دعا

میرے نانا جان ایک ہفتہ سے بندشِ پیشاب کی وجہ سے بیمار ہیں اور صحت بڑی کمزور ہو گئی ہے۔ آجکل سول ہسپتال فیصل آباد میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب سے انکی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (داؤد احمد طاہر کوارٹر صدر انجمن ۶۷ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

۴-۵-۶ر نومبر ۱۹۷۷ء بمقام ربوہ

امید کی جاتی ہے کہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۴-۵-۶ر نومبر ۱۹۷۷ء کو ہوگا، انشاء اللہ۔ اِس سلسلہ میں لجنات مندرجہ ذیل ہدایات کا خیال رکھیں :-

۱۔ اجتماع دفتر لجنہ اماء اللہ کے گراؤنڈ میں ہوگا۔ نمائندگان، زائرات اور مقابلہ میں حصّہ لینے والیوں کی تعداد دفتر کو ایک ہفتہ قبل بھجوا دیں تا رہائش کا انتظام کیا جا سکے۔

۲۔ رہائش کا انتظام نئے تعمیر شدہ مہمان خانہ میں ہوگا جو دار الضیافت کے پیچھے واقع ہے۔

۳۔ یہاں پہنچنے پر نام درج کروا کے داخلہ کے ٹکٹ لینے ہوں گے۔

۴۔ ہر مقابلہ اور کھیل میں خواہ ناصرات کا ہو یا لجنہ اماء اللہ کا نام ایک ہفتہ قبل آجانے چاہئیں۔

۵۔ ہر لجنہ اجتماع سے قبل سالانہ رپورٹ کی دو کاپیاں چندہ کا حساب اور آئندہ سال کے لئے بجٹ بنا کر بھجوا دے۔

۶۔ مضمون نگاری کے مقابلہ کے مضامین بھی اجتماع سے ایک ہفتہ قبل پہنچ جانے چاہئیں مضمون صاف لکھا ہو اور سات فل سکیپ کاغذوں سے زائد نہ ہو۔ اس پر صدر کی تصدیق ہو کہ یہ مضمون اس نے خود لکھا ہے۔

۷۔ تمام لجنات کو اجتماع کا پروگرام بھجوایا جا چکا ہے کسی کو نہ ملا ہو تو منگوا لے۔

۸۔ ناصرات کے لئے ضروری ہے کہ جمعرات ۳ر نومبر کی شام تک پہنچ جائیں کیونکہ ان کا اجتماع ۴ر نومبر بروز جمعہ صبح آٹھ بجے شروع ہوگا اور لجنہ کا جمعہ کی نماز کے بعد۔

۹۔ جو بہنیں کوئی تربیتی یا اصلاحی تقریر کرنا چاہیں اپنے نام بھجوا دیں عنوان کے ساتھ اسی طرح نظم بھی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

چندہ وقفِ جدید کی جمع شدہ رقوم

جملہ سیکرٹری صاحبان مال سے گذارش ہے کہ براہِ مہربانی چندہ وقفِ جدید کی جمع شدہ رقوم بلا تاخیر مرکز میں ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

ملتان ڈویژن کی جدید ترین ڈرائی کلیننگ فیکٹری
جینکو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)
چوک نواں شہر ملتان۔ فون ۴۳۸۸۳

یہ رقم کس کی ہے؟

۲۲ر اکتوبر کی صبح کو جامعہ احمدیہ کے سامنے کچے راستہ پر سے مجھے کچھ رقم گری ہوئی ملی ہے جس کسی کی ہو نشانی بتا کر مجھ سے لے لیں۔ مَیں صبح دس بجے سے قبل گھر پر نہیں مل سکتا۔

خاکسار کیپٹن محمد سعید
محلہ دار النصر غربی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲